وَادْعُ اِلٰی رَبِّکَ

انبیائے کرام کا تبلیغی منہج

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

دار اہل السنۃ

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

انبیائے کرام علیہم السلام کا تبلیغی منہج

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

انبیائے کرام علیہم السلام کا تبلیغی منہج

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

سلسلۂ بعثتِ انبیاء علیہم السلام

برادرانِ اسلام! اللہ ربّ العالمین نے بنی نوعِ انسان کی رُشد وہدایت اور اِصلاحِ اَفکار ونظریات کے لیے، انبیاء ورُسل علیہم السلام کو مبعوث فرمایا، ان پاکیزہ ہستیوں کے دم قدم اور تبلیغی کوششوں سے، دنیا بھر میں ایمان کا نُور پھیلا، توحید ورسالت کا عَلَم (پرچم) بلند ہوا، سسکتی انسانیت شاد کام ہوئی، اور بے سہاروں کو سہارا ملا۔ حضراتِ انبیائے کرام علیہم السلام نے اپنی حکمت ودَانائی، صبر واِستقامت، تقویٰ واِخلاص، اور مَواعظِ حَسَنہ کے ذریعے، شرک وجہالت کے اندھیروں کا خاتمہ فرمایا، اور نورِ اسلام کے ذریعے طلوعِ سَحر کی نوید سنائی۔

مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ پر بعثتِ انبیاء علیہم السلام کا یہ سلسلہ ختم ہوا، تو خالقِ کائنات نے یہ ذمّہ داری حضور نبئ کریم ﷺ کی اُمّت کے سپرد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾[1] "تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے، جو بھلائی کی طرف بلائیں، اور اچھی بات کا حکم دیں، اور برائی سے منع کریں، اور یہی لوگ مراد کو پہنچے!"۔

امّتِ محمدیّہ کی ذمّہ داری

عزیزانِ محترم! نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا، بہترین جہاد اور امّتِ محمدیّہ کا وصفِ خاص ہے، اللہ ربّ العزّت نے اس وصف کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾[2] "تم ان سب اُمّتوں میں سے بہتر ہو جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں، بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو، اور اللہ تعالی پر ایمان رکھتے ہو"۔ لہٰذا بحیثیت مسلمان ہم سب پر لازم ہے، کہ سرورِ کونین ﷺ اور حضراتِ انبیائے کرام علیہم السلام کے تبلیغی مَنہج کو اپناتے ہوئے، دعوتِ اسلام اور تبلیغ واِشاعتِ دِین کے سلسلے میں اپنا اپنا کردار ادا کریں، اور مقدور بھر کوشش ضرور کریں!۔

---

(۱) پ٤، آل عمران: ١٠٤.

(٢) پ٤، آل عمران: ١١٠.

انبیائے کرام علیہم السلام کے نقشِ قدم کی پیروی

حضراتِ گرامی قدر! مَعیشت ہو یا مُعاشرت، حکومت ہو یا سیاست، تبلیغِ دِین کا فریضہ انجام دینے والے پر لازم ہے، کہ وہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں حضراتِ انبیائے کرام علیہم السلام کی سیرتِ طیّبہ کو مَشعلِ راہ بنائے، ان حضرات مقدّسہ کے نقشِ قدم کی پیروی کرے؛ تاکہ مبلّغینِ اسلام کی کوششیں مفید و مؤثر اور نتیجہ خیز و بارآور ثابت ہوں!۔

حکمت ودانائی، مُباحَثہ اور عمدہ نصیحت

عزیزانِ مَن! اللہ ربّ العالمین نے انبیائے کرام علیہم السلام کو بنی نَوعِ انسان کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا، انہیں تبلیغ کے انداز میں حکمت ودَانائی، مُباحَثہ اور عمدہ نصیحت کرنے کا حکم دیا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اُدۡعُ اِلٰى سَبِيۡلِ رَبِّكَ بِالۡحِكۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ﴾[1] "اپنے رب کی طرف بلاؤ، پکّی تدبیر اور اچھی نصیحت سے، اور اُن سے اس طریقہ سے بحث کرو جو سب سے بہتر ہو!"۔

صدر الاَفاضل سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ "پکّی تدبیر سے مراد وہ دلیلِ مُحکَم ہے، جو حق کو واضح اور شُبہات کو زائل کر دے، اور اچھی نصیحت سے مراد ترغیبات وترہیبات (فضائل ووعیدیں)

---

(۱) پ ۱٤، النحل: ۱۲۵.

ہیں، جبکہ بہتر طریق سے مراد یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی آیات اور دلائل سے بُلائیں"[1]۔

یعنی مُبلّغ کو چاہیے کہ تبلیغ کرتے وقت، انبیائے کرام علیہم السلام کے طریقہ و مَنہج کو پیشِ نظر رکھے، مدلّل اور احسن انداز میں سادہ و سلیس گفتگو کرے، مشکل، غیر مستند اور کمزور بات ہرگز نہ کرے، اپنا لہجہ نرم رکھے، شائستگی کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دے، تلخی وتُرشی سے پرہیز کرے، اپنے وعظ وبیان میں فضائل ووعیدیں دونوں کا ذکر کرے، اور اپنی بات میں وَزن پیدا کرنے کے لیے بطورِ دلائل، قرآنی آیات واَحادیث پیش کرے!۔

نرم انداز اپنائیے

حضراتِ ذی وقار! دعوتِ اسلام اور تبلیغ کا فریضہ انجام دینے والوں کے لیے، یہ بھی ضروری ہے کہ وہ صبر وتحمل کا دامن تھامے رہیں، اور اپنے مُخاطَب کو نرمی اور شفقت کے ساتھ سمجھانے کی کوشش کریں؛ کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو تبلیغِ دین کے سلسلے میں، یہی انداز اپنانے کی تلقین فرمائی، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِذْهَبَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى﴾[2] "دونوں (یعنی

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۱۴، النحل، زیرِ آیت: ۱۲۵، صـ۵۲۳۔

(۲) پ١٦، طه: ٤٣، ٤٤.

موسیٰ وہارون) فرعون کے پاس جاؤ! بے شک اس نے سر اُٹھایا، تو اس سے نرم بات کہنا؛ اس امید پر کہ وہ دھیان کرے یا کچھ ڈرے!"۔

"یعنی تعلیم ونصیحت اس امید کے ساتھ ہونی چاہیے، کہ آپ کے لیے اجر اور اس پر اِلزامِ حُجّت اور قطعِ عذر ہو جائے! اور حقیقت میں ہونا تو وہی ہے جو تقدیرِ الٰہی ہے!""[1]۔

نمود ونمائش اور رِیا کاری سے اجتناب

حضراتِ گرامی قدر! سرکارِ دو عالَم ﷺ نے تبلیغِ دین کے سلسلہ میں، ہمیشہ رِضائے الٰہی اور اِخلاص کے پہلو کو پیشِ نظر رکھا، نمود ونمائش، رِیا کاری اور دکھلاوے سے اجتناب فرمایا، اور اپنی امّت کو بھی اسی بات کی تعلیم دی، اللہ ربّ العزّت نے تبلیغی مَنہج کے اس پہلو کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾[2] "اے حبیب تم فرماؤ! کہ یقیناً میری نماز، میری قربانیاں، میرا جینا اور میرا مرنا، سب اللہ تعالی کے لیے ہے، جو رب ہے سارے جہان کا!"۔

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۱۶، طٰہٰ، زیرِ آیت: ۴۴، صـ۵۸۷، ۵۸۸۔

(۲) پ۸، الأنعام: ۱۶۲.

جذبۂ خیر خواہی اور رحیمانہ کردار

رفیقانِ ملّتِ اسلامیّہ! انبیائے کرام علیہم السلام کو راہِ خدا میں بے شمار مَصائب، آلام اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا، مگر اس کے باوُجود اپنی امّت کی فکر اور خیر خواہی کا جذبہ، ہمیشہ ان حضرات کے دلوں میں مَوجزن رہا، اپنے اِسی مُشفقانہ ورحیمانہ کردار اور خیر خواہی کے جذبے کے باعث، وہ لوگوں کے قلوب واَذہان کو مسخّر کرنے میں کامیاب رہے!۔

میرے محترم بھائیو! حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی امّت کے اس قدر خیر خواہ ہیں، کہ اُن کو پہنچنے والی ذراسی تکلیف بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گراں گزرتی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفقت ومہربانی اور خیر خواہانہ طبیعت کے بارے میں، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾[1] "یقیناً تمہارے پاس تم میں سے وہ رسول تشریف لائے، جن پر تمہارا مشقّت میں پڑنا گراں ہے، تمہاری بھلائی کے چاہنے والے ہیں، اور مسلمانوں پر کمال مہربان ورحیم ہیں!" ۔ لہٰذا دعوت وتبلیغ کے شعبہ سے وابستہ اَفراد کو چاہیے کہ اپنے اندر، لوگوں کی اِصلاح اور خیر خواہی کا جذبہ خوب پیدا کریں، اور امّت کی ہدایت کے لیے فکر مند رہا کریں!۔

---

(۱) پ۱۱، التوبة: ۱۲۸.

دنیا سے بے نیازی

عزیزانِ محترم! مبلّغین کو چاہیے کہ دنیا سے بے نیازی اختیار کریں، اور اُخروی کامیابی اور اجر و ثواب کو دنیا پر ترجیح دیں، تبلیغ کا فریضہ انجام دینے میں رِضائے الٰہی کو مقدّم رکھیں، اور دنیا والوں سے اس کے اجر و مُعاوَضہ یا بدل کی امید ہرگز نہ رکھیں؛ کہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کا یہی طُرّۂ امتیاز تھا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ﴾[1] "اے قوم! میں تم سے اس پر کچھ بھی مال نہیں مانگتا، میرا اَجر تو اللہ تعالی ہی پر ہے!"۔

مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بھی ہمیں دنیا سے بے نیازی اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے، حضرت سیّدنا سَہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللهُ، وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّوْكَ»[2] "دنیا (اور اس کی لذّتوں) سے بے پرواہ ہو جاؤ، اللہ تمہارے ساتھ محبت فرمائے گا، اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے، اس سے بے نیاز ہو جاؤ، تو لوگ بھی تم سے محبت کرنے لگیں گے!"۔

---

(١) پ١٢، هُود: ٢٩.

(٢) "سنن ابن ماجه" باب الزُهد في الدنيا، ر: ٤١٠٢، ٥/ ٢٢٥.

حقِ رسالت وتبلیغ کی ادائیگی

حضراتِ گرامی قدر! اللہ تعالیٰ نے حضور سرورِ دوعالَم ﷺ سمیت تمام انبیائے کرام علیہم السلام پر، جوکچھ اَحکام نازل فرمائے، انہیں بلاکم وکاست (بغیر کسی کمی بیشی کے) بنی نَوعِ انسان تک پہنچانے کا حکم دیا، اور ان مقبولانِ بارگاہ نے بھی اس فرمانِ الٰہی پر مِن وعَن عمل فرمایا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ﴾(۱) "اے رسول! جوکچھ اُترا تمہارے رب کی طرف سے پہنچادو! اور ایسا نہ ہو تو تم نے اس کا کوئی پیام نہ پہنچایا!"۔

ہمارے پیارے حضور ﷺ اس فرمانِ ذی شان کی عملی تفسیر ہیں، آپ ﷺ نے اس حکمِ الٰہی پر عمل کرتے ہوئے، تمام فرامین وارشادات اور تعلیمات کو پہلے اپنی اُمّت تک پہنچایا، اور پھر حجۃ الوَداع کے موقع پر امّت سے اقرار لیتے ہوئے فرمایا: «أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» "کیا میں نے اللہ کا دِین تم تک پہنچا دیا؟" صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: جی ہاں۔ پھر مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی: «اللَّهُمَّ اشْهَدْ! فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ! فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ!»(۲) "اے اللہ تو گواہ رہنا! اب جو لوگ یہاں حاضر ہیں، وہ

---

(۱) پ٦، المائدة: ٦٧.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب الحجّ، ر: ١٧٤١، صـ٢٨١.

غائب (غیر موجود لوگوں) تک اللہ کا دِین پہنچا دیں!؛ کیونکہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جسے کوئی بات پہنچائی جاتی ہے، وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھتا (اور سمجھتا) ہے۔

میرے محترم بھائیو! مبلّغینِ اسلام کو چاہیے، کہ ان پاکیزہ نُفوس کے نقشِ قدم کی پیروی کرتے ہوئے، دینِ اسلام کے بارے میں جتنی مستند معلومات اور اَحکام کا علم ہو، اُسے کسی کمی بیشی کے بغیر دوسروں تک پہنچائیں، کہ حضراتِ انبیائے کرام علیہم السلام نے زندگی بھر اس اَمر کی پابندی فرمائی، اور اس چیز کو اپنے تبلیغی مَنہج میں رکھا۔

حقِ تبلیغ کی ادائیگی کس قدر اَہمیت کی حامل ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس بارے میں ارشاد فرمایا: «بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً!»[1] "میری طرف سے لوگوں کو پہنچادو، اگرچہ ایک ہی آیت ہو"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "آیت کے لُغوی معنی ہیں: علامت اور نشان۔ اس لحاظ سے حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے معجزات، اَحادیث، اَحکام، قرآنی آیات سب آیتیں ہیں۔ اِصطِلاح میں قرآن کے اُس جملے کو آیت کہا جاتا ہے، جس کا مستقل نام نہ ہو، نام والے مضمون کو "سورة" کہتے ہیں۔ یہاں آیت سے لُغوی معنی مُراد ہیں، یعنی جسے کوئی مسئلہ، یا حدیث، یا قرآن شریف کی آیت یاد ہو، وہ دوسرے تک پہنچادے"[2]۔

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب العلم، ر: ٢٦٦٩، صـ٦٠٥.

(٢) "مرآۃ المناجیح" علم کی کتاب، پہلی فصل، ۱/۱۶۹۔

علم چھپانے کی مذمّت

کسی صحیح عذرِ شرعی کے بغیر اپنے علم کو چھپانا، کسی طَور پر بھی درست نہیں، ایسا کرنا علمائے یہود کا طریقۂ کار تھا، جن پر اللہ ربّ العالمین نے قرآنِ پاک میں لعنت فرمائی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۙ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ﴾[1]

"یقیناً وہ جو ہماری اُتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چُھپاتے ہیں، بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے، ان پر اللہ کی لعنت ہے، اور لعنت کرنے والوں کی لعنت!"۔

حرفِ آخر

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! حضراتِ انبیائے کرام علیہم السلام نے اپنی حکمت، دانائی، نرمی، شفقت، حُسنِ اَخلاق، حُسنِ تدبیر، مدلّل گفتگو، مؤثر مَواعظِ حَسَنہ اور جذبۂ خیر خواہی کے ذریعے، کفر وشرک سے ویران سینوں کو نورِ ایمان سے، نہ صرف لبریز فرمایا، بلکہ اپنے حکیمانہ تبلیغی مَنہج اور تربیت کے ذریعے، انہیں امّت کے ایسے روشن ستاروں میں تبدیل کیا، کہ رہتی دنیا تک ایک جہاں ان کی ضیا پاشیوں سے منوّر ہوتا رہے گا! نشانِ منزل پاتا رہے گا، ضرورت اس اَمر کی ہے کہ ہمارے

---

(۱) پ۲، البقرۃ: ۱۵۹.

مُبلّغینِ اسلام بھی حضراتِ انبیائے کرام علیہم السلام کے اس تبلیغی مَنہج (طریقہ) کو اپنائیں، حکمت ودانشمندی سے کام لیں، دینی اَحکام کو کسی پر ٹھونسنے کی کوشش نہ کریں۔ حُسنِ تدبیر سے کام لیتے ہوئے ترجیحات کو بدلیں، اسلامی اَحکام کی اَہمیت کو اُجاگر کرنے کی کوشش کریں، مُلحدانہ سوچ اور گمراہ کن اَفکار ونظریات سے بچائیں؛ تاکہ یہود ونصاریٰ اپنے مذموم مَقاصد کی تکمیل میں ہرگز کامیاب نہ ہوسکیں۔

اسی طرح جو علماء و مُبلّغینِ کرام یورپی ممالک (European Countries) میں غیر مسلموں کو تبلیغ کرنے میں کوشاں ہیں، انہیں بھی چاہیے کہ اپنے ظاہر وباطن کو ایسا پاکیزہ رکھیں، کہ اُن کی نَس نَس سے نورِ اسلام کی جھلک نمایاں ہو، اُن کا کھانا پینا، اوڑھنا بچھونا، اٹھنا بیٹھنا، سب اسلامی اَحکام اور قرآن وسنّت کے مُطابق ومُوافق ہو، یقین جانیے کہ اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہوگئے، تو پھر ہمارا چلنا پھرنا بھی گویا دینِ اسلام ہی کی تبلیغ کے مترادِف ہوگا، پھر غیر مسلم ہمارے حُسنِ عمل اور حُسنِ سیرت سے متاثِر ہوکر، خود بخود حلقہ بگوشِ اسلام ہونا پسند کریں گے، ان شاء اللہ!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا حقیقی اور باعمل مُبلّغ بنا، دعوتِ اسلام و تبلیغِ دین میں آنے والی مشکلات پر صبر کی توفیق مرحمت فرما، حضراتِ انبیاء علیہم السلام اور حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکیمانہ اَندازِ تبلیغ کو اپنانے کی توفیق عطا فرما، خوش اَخلاقی اور نرمی سے وافر حصّہ عطا فرما، دینِ اسلام کو درپیش عالَمی چیلنجز سے، کامیابی کے ساتھ نبرد آزما ہونے کی صلاحیت اور حوصلہ عطا فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ

سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.